دل کی بات

عبداللطیف خالد چیمہ

اتحادی افواج کی عراق و افغانستان سے مسلسل پسپائی

نائن الیون کے بعد امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے سراسر یک طرفہ طور پر اسلام اور اہل اسلام کے خلاف جس سفا کی کا مظاہرہ کیا، پوری دنیا اس کے منطقی انجام کی شدت سے منتظر ہے۔ تمام وسائل پر مکمل کنٹرول کے باوجود ایسی خبریں مل جاتی تھیں جو حقیقت حال کا پتا دیتی تھیں۔ لیکن گزشتہ چند ہفتوں میں ایسی خبروں میں خاصی تیزی آئی ہے جو صورتحال کی واضح تبدیلی کا پتا بھی دے رہی ہیں خود امریکہ اور برطانیہ میں اس پر اتنا کچھ لکھا اور کیا جا رہا ہے کہ اندر کی آنکھ سے دیکھا جائے تو سب کچھ عیاں ہو جاتا ہے۔ برطانوی فوج کے نئے سربراہ جنرل رچرڈ ڈینٹ نے چند روز پیشتر ایک برطانوی اخبار سے انٹرویو میں کہا ہے کہ عراق میں برطانوی افواج کی موجودگی سے صورتحال مزید بدتر ہو رہی ہے۔ لہٰذا برطانوی فوج کو عراق سے جلد سے جلد واپس بلا لینا چاہیے۔ جنرل رچرڈ ڈینٹ نے انٹرویو میں وزیر اعظم ٹونی بلیئر کی پالیسیوں کو ناسمجھی قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اب ہم اُن کے لیے نا قابل برداشت ہو چکے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ عراق میں برطانوی افواج کی مسلسل موجودگی ملک میں سلامتی کی صورتحال خراب کر رہی ہے۔ اس لیے ان کا جلد از جلد انخلاء ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری فوجی کارروائی حقیقتاً ٹانگ مار کر دروازہ کھولنے والی بات تھی۔

ہم سمجھتے ہیں کہ برطانوی آرمی چیف کی اس حق گوئی کے بعد کوئی بات چھپی ہوئی باقی نہیں رہی۔ ویسے بھی امریکی صدر بش کے پوری دنیا کو ’’زیر‘‘ اور اپنی ’’رعایا‘‘ میں تبدیل کرنے کے موہوم خواب کو پورا نہ ہوتے دیکھ کر عراق و افغانستان میں بڑھتی ہوئی تحریک مزاحمت کے پیش نظر اتحادی مزید ذلت و رسوائی سے دوچار ہوتے نظر آ رہے ہیں۔ اب بھی وقت ہے کہ اتحادی اپنے انسان دشمن رویوں کا ٹھنڈے دل سے بغور جائزہ لے کر مظلوم و محکوم اقوام کے غصب شدہ حقوق واپس کر دیں۔ ہم اپنے ملک کے فوجی حکمران سے بھی کہتے ہیں کہ وہ نوشتہ دیوار پڑھ لیں اور اختیار و اقتدار کے نشے سے نکل آئیں۔ محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی کردار کشی اور دشمن کی زبان بولنے سے اقتدار کی مزید طوالت شاید اب ممکن نہ رہے اور آئی ایس آئی کے بعض سابق ذمہ داران پر الزام تراشیوں کے سہارے اب کام چلتا نظر نہیں آتا۔ ہمارا قیاس یہ ہے کہ جنرل پرویز کا اقتدار رہے یا نہ رہے آئندہ برس اتحادیوں اور ان کے ہم نواؤں کو افغانستان اور عراق میں جس مزاحمت کا سامنا ہوگا، ان شاء اللہ دنیا نہ صرف دیکھے گی بلکہ محسوس کرے گی۔ افغانستان میں تو طالبان کی شدید مزاحمت نے چاکلیٹ سولجرز کو پگھلنے پر مجبور کر دیا ہے وہاں طالبان کے گڑھ صوبہ ہلمند کے ضلع موسیٰ قلعہ سے برطانوی فوج ایک معاہدے کے بعد مقامی عمائدین کو کنٹرول حوالے کر کے نکل گئی ہے۔ وزیرستان طرز کے معاہدے اب پورے افغانستان میں دیکھنے کو ملیں گے۔ وقت نے ثابت کر دیا ہے کہ طاقت کے ذریعے مخالفین کو مٹانے کی پالیسی ایک احمقانہ فیصلہ ہے۔